ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مقام خلافت، خلفاء راشدینؓ کے فضائل و مناقب، تفضیل حضرات شیخینؓ، صحابہ کرامؓ کے مراتب، خلفاء راشدینؓ کے کارنامے، نیز امور خلافت سے متعلق تمام اہم اور معرکۃ الآراء مسائل پر مدلل بحث

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

ازالۃ الخفاء

عن خلافۃ الخلفاء

مترجم

تالیف حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ

مترجمہ

حضرت مولانا اشتیاق احمد صاحب دیوبندی

جلد دوم

قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی

یہ

ازالۃ الخفا مترجم کی جلد دوم

کا

نیا اور مکمل ایڈیشن ہے

جس میں

اس کی فصل ہشتم کا وہ گمشدہ حصہ شامل ہے

جو اب تک "ازالۃ الخفا" کے کسی نسخہ میں موجود نہیں تھا

اب وہ اردو ترجمہ کے ساتھ

پہلی بار

شاملِ کتاب کیا جا رہا ہے

و قرآن را ہدایت و رحمت برائے ایشان
می سازد و فلاح و وعدۂ جنت ایشان را
می دہد و جمعے دیگر را اشترائِ لہو الحدیث
و اضلال و استہزاء بآیاتِ اللہ و
استکبار از قبول قرآن بر دامن می بندد
باز فقیر میگوید کہ این آیات تشریفِ عظیم
است برائے سُبّاق مؤمنین از مہاجرینِ اوّلین
کہ در وقت نزول سورۂ لقمان بشرفِ اسلام
و معارضہ با کفار موصوف و مشہور بودند
و ناہیک بہ من فضیلۃ۔

قال اللہ تعالےٰ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ فَلَا تَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَآئِهٖ
وَجَعَلْنٰهُ هُدًى لِّبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ ۚ وَ
جَعَلْنَا مِنْهُمْ اَئِمَّةً يَّهْدُوْنَ بِاَمْرِنَا
لَمَّا صَبَرُوْا ۗ وَكَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يُوْقِنُوْنَ ۝

فقیر گوید عفی عنہ خدای تعالےٰ میفرماید و
ہر آئینہ دادیم موسےٰ را کتاب پس مباش
در شبہ از برخوردنِ کتاب مراد از کتابِ اول
توریت است و از کتابِ ثانی قرآنِ عظیم و
اینجا استخدام کردنی است از بدیع بکار بردہ شد وَ
جَعَلْنٰهُ هُدًى وساختیم توریت را ہدایت برای
بنی اسرائیل وساختیم از بنی اسرائیل پیشوایان
کہ راہ مینمودند بتوفیقِ ما چون صبر کردند و بآیاتِ ما

اور اُن کے لئے قرآن کو ہدایت اور رحمت قرار دیتے ہیں اور اُن کو کامیابی
کا اور جنت کا وعدہ دیتے ہیں۔ اور دوسری جماعت کے دامن سے
بیہودہ باتوں کی خریداری اور اِضلال (یعنی دوسروں کو گمراہ کرنا) اور
اللہ تعالیٰ کی آیات کے ساتھ مسخرا پن اور قرآن کو قبول کرنے سے استکبار
(یعنے تکبر کے ساتھ نہ ماننا) وابستہ فرماتے ہیں۔ پھر فقیر کہتا ہے کہ
ان آیات میں مؤمنین سابقین کے لئے جو مہاجرین اوّلین تھے
بہت بڑے شرف کا اظہار ہے جو کہ سورۂ لقمان کے نزول کے وقت اسلام
کے شرف اور کفار کے ساتھ معارضہ (یعنی گفت وشنید و مباحثہ)
کرنے کے ساتھ موصوف اور مشہور تھے (کہ سب ہی جانتے ہیں) اب
اُن کی فضیلت تسلیم کرنے میں کیا رکاوٹ ہے۔

آیات سورۂ الٓمٓ السجدہ

اللہ تعالےٰ نے فرمایا وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ الخ (۳۲:
۲۳-۲۴) اور ہم نے موسیٰ ؑ کو کتاب دی تھی سو آپ اس کے ملنے
میں کچھ شک نہ کیجئے اور ہم نے اُس کو بنی اسرائیل کے لئے موجب ہدایت
بنایا تھا۔ اور ہم نے اُن میں جب کہ اُنھوں نے صبر کیا بہت سے پیشوا
بنا دیئے تھے جو ہمارے حکم سے ہدایت کیا کرتے تھے اور وہ لوگ ہماری
آیتوں کا یقین رکھتے تھے۔ فقیر عفی عنہ کہتا ہے کہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے
اور البتہ ہم نے موسیٰ ؑ کو کتاب دی پس نہ رہیئے شبہ میں کتاب کے حاصل
ہونے سے، کتابِ اوّل سے مراد توریت ہے اور کتابِ ثانی سے قرآنِ
عظیم ہے اور یہاں صنعتِ استخدام[1] کا استعمال کیا ہے جو ایک فن ہے
بدیع میں سے وَجَعَلْنٰهُ هُدًى اور ہم نے توریت کو بنی اسرائیل
کے لئے ہدایت بنایا اور بنی اسرائیل میں سے پیشوا بنائے کہ راہ نمائی
کرتے تھے ہماری توفیق سے جب اُنھوں نے صبر کیا اور ہماری آیات پر

[1] صنعتِ استخدام یہ ہے کہ کسی لفظ کے دو معنے ہوں ایک معنی تو اس لفظ سے مراد لیں اور دوسرے معنے اس ضمیر سے جو اس لفظ کی طرف راجع ہو یا اس لفظ کی طرف دو ضمیریں عائد ہوتی ہوں ایک ضمیر سے ایک معنے مراد لیں اور دوسری ضمیر سے دوسرے معنے۔ اول کی مثال یہ ہے ؎ سایہ گلگوں ہو ہم پہ کہا میں نے اور پری۔ بولا کہ اس کے سایہ سے پرہیز چاہیئے۔ لفظ پری سے معشوق مراد ہے۔ اور دوسرے مصرع کی ضمیر "اُس" سے حقیقی پری مراد ہے جس کے سایہ سے پرہیز کیا جاتا ہے۔ دوسری صورت کی مثال یہ ہے ؎ گل خوش ہے اور اُس کا گلشن + گو اس نے ہمیشہ منہ لگایا۔ گل کے دو معنے ہیں ایک حقیقی یعنے پھول دوسرا مجازی یعنی معشوق۔ یہاں مصرع اول کی ضمیر اُس راجع ہے حقیقی پھول کی طرف اور دوسرے مصرع کی ضمیر اُس عائد ہوتی ہے معشوق کی طرف۔ اس صنعت میں ایسا کلام بھی داخل ہے جس کا تعلق بظاہر کسی خاص واقعہ سے ہو جو کسی فرد یا قوم سے متعلق ہو مگر اس سے کوئی ایسا کلیہ مستنبط ہوتا ہو جس کا انطباق دوسرے افراد پر ہو رہا ہو اور اس کلام کا پس منظر در حقیقت یہی انطباق ہو۔ یہ صورت قرآن مجید میں بکثرت مستعمل ہے اور یہاں بھی یہی ہے ۲ مترجم از تذکرۃ البلاغہ

یقین می آوردند باز فقیر میگوید خدای تعالیٰ
در اول کلام ذکر مومنین کاملین فرمود
اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا
بعد ازان فرق در معادِ این جماعہ و معادِ
جماعہ کہ طرف مقابل ایشان واقع شوند
ارشاد نمود اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا کَمَنْ
کَانَ فَاسِقًا لَا یَسْتَوٗنَ بعد ازان تشبیہ
داد حالتِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
بحالتِ حضرتِ موسیٰ کہ پیش ازین بحضرت
موسیٰ توریت دادیم و آن را سبب ہدایت
بنی اسرائیل گردانیدیم پس اگر ترا قرآن
دادیم و آن را ہدایت اُمتِ مرحومہ گردانیدیم
محل استبعاد نیست و از بنی اسرائیل جمعے را
ائمہ ساختیم چون استحقاق امامت پیدا کردند
و بتصبر بر مشاقِ جہاد و مخاصمہ کفار و بقوتِ
یقین پس اگر از مومنین کاملین جمعے را از
اُمتِ تو امام سازیم و بدستِ ایشان عالمے
را مہتدی گردانیم جائی تعجب نیست و درین
آیت بحسب سباق و سیاق اشارتیست خفی
بآنکہ جماعہ از امتِ مرحومہ ائمہ خواہند بود ؎

تذرو حسن دارد آشیانے ہر بن خاری
ولے ہر دیدہ کے بیند شکارِ چشم باز است این

قال اللہ تعالیٰ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ
الْاَحْزَابَ ۙ قَالُوْا ھٰذَا مَا وَعَدَنَا
اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ وَصَدَقَ اللّٰہُ وَ
رَسُوْلُہٗ ۡ وَمَا زَادَھُمْ اِلَّآ اِیْمَانًا وَّ
تَسْلِیْمًا ۝ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ رِجَالٌ صَدَقُوْا
مَا عَاھَدُوا اللّٰہَ عَلَیْہِ ۚ فَمِنْھُمْ مَّنْ
قَضٰی نَحْبَہٗ وَ مِنْھُمْ مَّنْ یَّنْتَظِرُ ۖ ز

یقین لاتے تھے۔ پھر فقیر کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے اولِ کلام میں مومنین
کاملین کا ذکر فرمایا اِنَّمَا یُؤْمِنُ بِاٰیٰتِنَا الَّذِیْنَ اِذَا ذُکِّرُوْا اس کے
بعد اِس جماعت کی اور اُس جماعت کی آخرت کا انجام ارشاد فرماتے
ہیں جو اُس کی سمتِ مقابل میں واقع ہوتی ہے اَفَمَنْ کَانَ مُؤْمِنًا
کَمَنْ کَانَ فَاسِقًا لَا یَسْتَوٗنَ ۝ اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی حالت کو حضرتِ موسیٰ علیہ السلام کی حالت سے تشبیہ
دی کہ اس سے پہلے ہم نے حضرت موسیٰؑ کو توریت دی اور اس کو بنی اسرائیل
کی ہدایت کا سبب بنایا تو اگر ہم نے تم کو قرآن دیا اور اُس کو اُمت
کے لئے ہدایت کا سبب بنایا تو اس میں کوئی استبعاد کا موقع نہیں
ہے۔ اور ہم نے بنی اسرائیل میں سے ایک جماعت کو ائمہ بنایا جب
اُنھوں نے جہاد کی مشقتوں پر اور کفار کے جھگڑوں پر صبر کرتے
اور قوتِ یقین حاصل کرنے سے امامت کا استحقاق حاصل کر لیا تھا۔
پس اگر آپ کی اُمت میں سے مومنین کاملین کی ایک جماعت کو ہم
امام بنا دیں اور اُن کے ہاتھ سے ہم ایک عالم کو راہِ ہدایت پر لے
آئیں تو محلِ تعجب نہیں ہے۔ اور اس آیت میں سیاق اور سباق
کے اعتبار سے ایک اشارۂ خفی اس امر کا موجود ہے کہ اس امت
مرحومہ کی ایک جماعت ائمہ بنیں گی مگر اس اشارۂ خفی کو پکڑنے
کے لئے خاص نظر چاہیئے۔ یہ کام ہر عام نگاہ نہیں کر سکتی بقول شاعر؛
حُسن کی چکور ہر کانٹے کی جڑ میں (چھپنے کے لئے) ایک آشیانہ
رکھتی ہے لیکن ہر آنکھ اس کو کب دیکھ پاتی ہے یہ تو باز کی آنکھ کا شکار ہے
(وہی اس کو ڈھونڈ نکالنے کی قوت رکھتی ہے)۔

آیات سورۂ احزاب

اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ (۳۳ : ۲۲ تا ۲۴)
اور جب ایمانداروں نے ان لشکروں کو دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ وہی
ہے جس کی ہم کو اللہ و رسول نے خبر دی تھی اور اللہ و رسول نے
سچ فرمایا تھا اور اُس سے اُن کے ایمان اور اطاعت میں اور ترقی ہوگئی
ان مومنین میں کچھ لوگ ایسے بھی ہیں کہ اُنھوں نے جس بات
کا اللہ سے عہد کیا تھا اس میں سچے اُترے پھر بعض تو اُن میں وہ
ہیں جو اپنی نذر پوری کر چکے اور بعض اُن میں مشتاق ہیں اور اُنھوں نے